سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: گیارہویں

رسالہ نمبر 4

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار ۱۳۱۶ھ

معزز خواتین کو جہنم کے کتّوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انھیں رسوائی سے بچانا

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار ۱۳۱۶ھ

(معزز خواتین کو جہنم کے کتّوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انھیں رسوائی سے بچانا)

مسئلہ ۱۹۹: کیافرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیّہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کردینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب: از دفتر تحفہ حنفیّہ پٹنہ محلّہ لودی کٹرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

نکاح مذکورہ ممنوع وناجائز وگناہ ہے۔ غیر مقلدین زماں کے بہت عقائد کفریہ وضلالیہ کتاب "**جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد**" میں ان کی تصانیف سے نقل کئے اور ان کا گمراہ وبدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولاتؤاکلوھم ولاتشاربوھم	یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

ولاتناکحوھم [1]۔	اور بیاہ شادی نہ کرو۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ:

ہر کہ با بدعتیان انس ودوستی پیدا کند نورایمان وحلاوت آں ازوے برگیرند [2]۔	جو شخص بد عقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔(ت)

اور طحطاوی حاشیہ درمختار سے نقل کیا:

من کان خارجا من ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذٰلك الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار [3]۔	جو اس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔

کثرت سے علمائے مشاہیر کی اس پر مہریں ہیں، بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل وزنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدیہ کفریہ نہ بھی رکھتا ہو تو بدمذہب سے مناکحت بحکم آیت وحدیث منع ہے، حدیث اوپر گزری، اور آیت یہ ہے قال اللہ تعالٰی:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ [4]۔	نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمھیں چھوئے گی آگ دوزخ کی۔

ناظم ندوہ نے اپنے فتوی عدم جواز نکاح سنیہ وشیعہ مطبوعہ مطبع نظامی میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

الساطر الوازر المعتصم بذیل سیدہ ومولاہ امیر المومنین سیدن الصدیق العتیق التقی عبدالوحید غلام صدیق الحنفی الفردوسی العظیم آبادی عفاعنہ ربہ ذوالایادی۔

فتوائے علمائے پٹنہ

(۱) اصاب من اجاب (جو جواب دیا گیا ہے درست ہے۔ت) حافظ محمد فتح الدین پنجابی (صدر مجلس اہلسنت پٹنہ، مقیم مرشد آباد)

---

[1] الضعفاء الکبیر ترجمہ احمد بن عمران دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۱۲۶، کنز العمال حدیث نمبر موسستہ الرسالۃ بیروت ۱۱/۵۲۹

[2] تفسیر عزیزی پارہ آیۃ ودوالوتدھن فیدھنون کے تحت افغانی دار الکتب لال کنواں دہلی ص ۵۶

[3] طحطاوی علی الدر المختار کتاب الذبائح دار المعرفۃ بیروت ۴/۱۵۳

[4] القرآن ۱۱/۱۱۳

(۲)ھذا ھوالحق الصریح وماسواہ باطل قبیح(یہ جواب صریح ہے اور اس کے سوا باطل قبیح ہے۔ت) محمد امیر علی (مرحوم) سابق ہیڈ مولوی نارمل اسکول پٹنہ۔

فتوائے علمائے بہار

(۱)مبسلا ومحمد او مصلیا اما بعد ماقالہ العلامہ وافادہ الفھامہ حق صریح ومحقق صحیح جدیر بالاعتماد و حقیق بالاستناد ودونہ خرط القتاد ولاینکرہ الااھل الغیّ والعناد والبغی والفساد۔	بسملہ، تحمید اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود کے بعد، جو کچھ حضرت علامہ وفہامہ نے کہا وہ واضح حق، مثبت و صحیح، لائق اعتماد واستناد ہے اور اس کا خلاف مشکل ہے، اور سوائے گمراہ، ہٹ دھرم، باغی اور فسادی کے کوئی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔(ت)

کتبہ خویدم الطلبہ ابوالاصفیا محمد عبدالواحد خاں رامپوری بہاری عفاعنہ

(۲)من کان من زمرۃ محمد بن عبدالوھاب ممن یتھمون عامۃ امۃ مرحومۃ با لشرک والکفر علی زعمھم الفاسد وفھمھم الکاسد فھو من الزنادقۃ والملاحدۃ ولایجوز بہ المناکحۃ والمخالطۃ وکذٰلک من کان من الغیر المقلدین من یرکن الی المجسمیۃ والمشبھیۃ والرافضیۃ فی السوء۔	تمام امت مرحومہ کو اپنے زعم فاسد اور فہم کاسد کی بناء پر شرک وکفر کے ساتھ متہم کرنے والے محمد بن عبدالوہاب کے گروہ سے تعلق رکھنے والا شخص زندیق وملحد ہے اور اس کے ساتھ نکاح اور میل جول ناجائز ہے، اور یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو غیر مقلدین میں سے اور مجسمیہ، مشبھیہ اور روافض کی طرف میلان رکھتا ہو۔(ت)

حررہ محمد یوسف بہاری

(۳)اصاب من اجاب جزی اللہ المحقق المدقق وحامی السنۃ وماحی البدعۃ مولانا متنظم التحفۃ خیر	مجیب نے درست جواب دیا، محقق، مدقق، سنت کے حامی، بدعت کو مٹانے والے، ہمارے سردار اور تحفہ حنفیّہ کے منتظمہ کو اللہ تعالٰی

الجزاء۔واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔	بہترین جزا عطافرمائے،اللہ تعالٰی خوب جانتا ہےاور اس کی طرف ہی لوٹنا ہے۔(ت)

جناب مولانا حکیم (ابوالبرکات) استھانوی بہاری

(۴)حامدا ومصلیا قد صح ما فی ھذہ الفتوی کیف لاوھی مملوۃ من الروایات الفقھیۃ المعتبرۃ والاحادیث الصحیحۃ فالمجیب مصیب بلاامتراء جزاہ اللہ سبحٰنہ بفضلہ الاوفی خیر الجزاء حیث صرف ھمۃ العلیا و بذل جھدہ بالنھج الاعلی فی رد الکلمات السفلی من اجاب فقد اصاب ودونہ خرط القتاد،واللہ اعلم بالصواب فقط	اللہ تعالٰی کی حمد کرتے اور نبی کریم پر درود بھیجتے ہوئے کہتا ہوں کہ جوکچھ اس فتوی میں ہے درست ہے،کیسے نہ ہو جبکہ یہ فتوی معتبر فقہی روایات اور صحیح احادیث سے لبریز ہے اور مجیب بلاشبہ مصیب ہے۔اللہ تعالٰی اپنے بے انتہا فضل سے مجیب کو جزائے خیر عطافرمائے جس نے کلمات سفلی کے رد میں اپنی بلند ہمتی اور سعی بلیغ کو کامل طریقے سے بروئے کار لایا۔مجیب نے درست کہا جس کے خلاف کہنا مشکل ونا ممکن ہے واللہ تعالٰی اعلم بالصواب فقط(ت)

حررہ خویدم الطلبۃ الراجی الی رحمۃ ربہ المنان السید محمد سلیمان اشرف البھاری المرداوی عفی عنہ۔

(۵)حامدا ومصلیا،الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

اللہ تعالٰی کی حمد کرتے ہوئے اور نبی اقدس پر درود بھیجتے ہوئے کہتا ہوں کہ جواب حق ہے اور حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں۔(ت)

کتبہ خادم الطلبہ خاکسار سید ناظر حسین بہاری المرداوی

فتوائے علمائے بدایوں

(۱)المجیب مصیب (جواب درست ہے۔ت)

محب الرسول عبدالقادر قادری

(۲)لاریب فیہ (اس میں کوئی شک نہیں۔ت)

مطیع الرسول محمد بن عبدالمقتدر قادری

(۳)الجواب صحیحٌ (جواب صحیح ہے۔ت)

محمد عبدالقیوم قادری

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی لم یرتض الطیبات الاللطیبین الاخیار وترک الخبیثین للخبیثات الاقذار والصلٰوۃ والسلام علی من امرنا بالتجنب عن کلاب النار وعلٰی اٰلہ وصحبہ الشاھرین سیوفھم علٰی رؤوس المبتدعین الفجار۔	اس اللہ تعالٰی کے لیے حمد ہے جس نے طیبات کو صرف طیب لوگوں کے لیے منتخب فرمایا اور خبیث خبیث لوگوں کے لیے چھوڑ دیا گیا اور صلوٰۃ وسلام اس پر جس نے ہمیں جہنم کے کتوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور آپ کے آل واصحاب پر جو بدعتی فاجر لوگوں پر اپنی تلواریں لہرارہے ہیں۔ (ت)

فی الواقع صورت مستفسرہ میں وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل وزنا ہے یا ممنوع وگناہ، سائل سنی صاحب معاملہ سنی وسنیہ۔ برادران سنت ہی سے خطاب ہے اور انھیں کو حکم شرع سے اطلاع دینی مقصود کہ ایک ذرا بنگاہ غور ملاحظہ فرمائیں، اگر دلیل شرعی سے یہ احکام ظاہر ہوجائیں تو سنی بھائیوں سے توقع کہ نہ صرف زبانی قبول بلکہ ہمیشہ اسی پر عمل فرمائیں گے اور اپنی کریمہ عزیزہ بنات واخوات کو ہلاک وابتلا اور دین وناموس میں گرفتاری بلاسے بچائیں گے وباللہ التوفیق، وہابی ہو یا رافضی جو بدمذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار، تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے صرف ہے اگرچہ صورت صورت سوال کا عکس ہو یعنی سنی مرد ایسی عورت کو نکاح میں لانا چاہے کہ مدعیان اسلام میں جو عقائد کفریہ رکھیں ان کا حکم مثل مرتد ہے کما حققنا فی المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ والمکفرۃ (جیساکہ ہم نے اپنے رسالہ "المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ والمکفرۃ" میں تحقیق کی ہے۔ت) ظہیریہ وہندیہ وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے: احکامھم مثل احکام المرتدین[5] (ان کے احکام مرتدین والے ہیں۔ت) اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت ومرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی کسی سے نہیں ہوسکتا، خانیہ وہندیہ وغیرہما میں ہے:

واللفظ للاخیرۃ لایجوز للمرتدان یتزوج مرتدۃ ولامسلمۃ ولاکافرۃ اصلیۃ وکذلک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط[6]۔	دوسری کے الفاظ یہ ہیں مرتد کے لیے کسی عورت، مسلمان، کافرہ یا مرتدہ سے نکاح جائز نہیں، اور یونہی مرتدہ عورت کا کسی بھی شخص سے نکاح جائز نہیں۔ جیساکہ مبسوط میں ہے۔(ت)

---

[5] حدیقہ ندیہ الاستخفاف بالشریعۃ کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/۳۰۵

[6] فتاوٰی ہندیہ القسم السابع المحرمات بالشرک کتاب النکاح نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۲۸۲

اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلھم اللہ تعالٰی کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انھیں امام و پیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقینا اجماعا خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے، وجیز امام کردری و در مختار و شفائے امام قاضی عیاض وغیرہا میں ہے:

واللفظ للشفاء مختصرًا اجمع العلماء ان من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر [7]۔	شفاء کے الفاظ اختصارًا یہ ہیں، علما کا اجماع ہے کہ جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔(ت)

اور اگر اس سے بھی خالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگرچہ اس کے پیشوایانِ طائفہ ہوں صاف صاف کافر مانتا ہے (اگرچہ بد مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ کا آئے گا کہ ان طوائف ضالہ کے عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں جن کا شافی ووافی بیان فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ (۱۳۱۲ھ) میں ہے اور بقدر کافی رسالہ سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیۃ (۱۳۱۲ھ) میں مذکور۔ اور اگرچہ نہ ہو تو تقلید ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور و معروف عقیدہ ضلالت ہے یونہی معاملات انبیاء واولیاء واموات واحیائ کے متعلق صدہا باتوں میں ادنٰی ادنٰی بات ممنوع یا مکروہ بلکہ مباحات ومستحبات پر جابجا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول وہابیت ہے جن سے ان کے دفاتر بھرے پڑے ہیں، کیا یہ امور مخفی ومستور ہیں، کیا ان کی کتابوں زبانوں رسالوں بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مذکور ہیں، کیا ہر سنی عالم وعامی اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو موحد اور مسلمانوں کو معاذاللہ مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصہ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو سب مشرک، ردالمحتار میں اسی گروہ وہابیہ کے بیان میں ہے:

اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقاد ھم مشرکون [8]۔	ان کا اعتقاد یہ ہے کہ وہی مسلمان ہیں اور جو عقیدہ میں ان کے خلاف ہو وہ مشرک ہے (ت)

فقیر نے رسالہ النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) میں واضح کیا کہ خاص مسئلہ تقلید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس کے ائمہ دین وعلمائے کاملین واولیائے عارفین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین معاذاللہ سب مشرکین قرار پاتے ہیں خصوصًا وہ جماہیر ائمہ کرام وسادات اسلام وعلمائے اعلام جو تقلید شخصی پر سخت شدید تاکید فرماتے اور اس کے خلاف کو منکر وشنیع و باطل وفظیع

[7] کتاب الشفاء القسم الرابع الباب الاول دار سعادت بیروت ۲۰۸/۲، درمختار کتاب الجہاد باب المرتد مجتبائی دہلی ۳۵۶/۱

[8] ردالمحتار باب البغاۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۱۱/۳

بتاتے رہے جیسے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی وامام برہان الدین صاحب ہدایہ و امام احمد ابوبکر جوزجانی وامام کیاہراسی وامام ابن سمعانی وامام اجل امام الحرمین وصاحبان خلاصہ وایضاح وجامع الرموز وبحرالرائق و نہر الفائق وتنویرالابصار ودرمختار وفتاوٰی خیریہ وغمزالعیون وجواہر الاخلاطی ومنیہ وسراجیہ ومصفی وجواھر وتتارخانیہ ومجمع وکشف وعالمگیریہ ومولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی وجناب شیخ مجدد الف ثانی وغیرہم ہزاروں اکابر کے ایمان کا توکہیں پتا ہی نہیں رہتا اور مسلمان تو نرے مشرک بنتے ہیں یہ حضرات مشرک ٹھہرتے ہیں والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالٰی،اور جمہور ائمہ کرام فقہائے اعلام کا مذہب صحیح ومعتمد ومفتی بہ یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے خود کافر ہے،ذخیرہ وبزازیہ وفصول عمادی وفتاوٰی قاضی خاں وجامع الفصولین وخزانۃ المفتین و جامع الرموز وشرح نقایہ برجندی وشرح وہبانیہ ونہرالفائق ودرمختار ومجمع الانہر واحکام علی الدرر وحدیقہ ندیہ وعالمگیری وردالمحتار وغیرہا عامہ کتب میں اس کی تصریحات واضحہ کتب کثیرہ میں اسے فرمایا: **المختار للفتوی**[9] (فتوٰی کے لیے مختار ہے۔ت) شرح تنویر میں فرمایا: **بہ یفتی**[10] (اس پر فتوٰی دیا جاتا ہے۔ت) یہ افتاء وتصحیحات اس قول اطلاق کے مقابل ہیں کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر اگرچہ محض بطور دشنام کہے نہ از راہ اعتقاد،جامع الفصولین میں ہے:

قال لغیرہ یا کافر قال الفقیہ الاعمش البلخی کفر القائل وقال غیرہ من مشائخ بلخ لایکفر فاتفقت ھذہ المسألۃ بخاری اذاجاب بعض ائمہ بخاری انہ کفر فرجع الجواب الی بلخ فمن افتی بخلاف الفقیہ الاعمش رجع الی قولہ وینبغی ان لایکفر علی قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخاری والمختار للفتوٰی فی جنس ھذہ المسائل ان قائل ھذہ المقالات لو ارادالشتم ولایعتقد کافرا لایکفر ولو	کسی نے غیر کو کہا "اے کافر" امام اعمش فقیہ بلخی نے فرمایا وہ کافر ہوگیا،اوران کے علاوہ دیگر مشائخ نے فرمایا: وہ کافر نہ ہوگا،اوریہی مسئلہ بخاری میں پیش آیا تو بخاری کے بعض ائمہ نے فرمایا: وہ کافر ہوگیا۔جب یہ جواب بلخ پہنچا تو جن لوگوں نے امام اعمش فقیہ کے خلاف فتوٰی دیا تھا انھوں نے رجوع کرکے اعمش کے قول سے اتفاق کرلیا،اور ابولیث اور بخاری کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہ کہنا مناسب ہے جبکہ اس قسم کے مسائل میں فتوٰی یہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والے نے اگر گالی مراد لی ہو اور کفر مراد نہ لیا تو کافر نہ ہوگا۔اور اگر اس نے

[9] جامع الفصولین فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۳۱۱/۲

[10] درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۳۲۷/۱

اعتقد کافرا کفر[11] اھ اختصارا	کفر کا اعتقاد کیا تو وہ کافر ہے اھ اختصارا

تو فقہائے کرام کے قول کے مطلق و حکم مفتی بہ دونوں کے رو سے بالاتفاق ان پر حکم کفر ثابت، اور یہی حکم ظواہر احادیث صحیحہ سے مستفاد صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما کی حدیث سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما امرئ قال لاخیه کافرا فقد باء بھا احدھما.[12] زاد مسلم ان کان کما قال والا رجعت الیه[13]	جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ فی الحقیقۃ کافر ہے تو خیر، ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (ت)

نیز صحیحین وغیرہما میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث سے ہے:

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلك الا حار علیه۔[14]	جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔

طرفہ یہ کہ ان حضرات کو ظواہر احادیث ہی پر عمل کرنے کا بڑا دعوی ہے، تو ثابت ہوا کہ حدیث وفقہ دونوں کے حکم سے مسلمان کی تکفیر پر حکم کفر لازم، نہ کہ لاکھوں کروڑوں ائمہ واولیاء وعلماء کی معاذاللہ تکفیر ان صاحبوں کا خلاصہ مذہب ابھی ردالمحتار سے منقول ہوا کہ جو وہابی نہیں سب کو مشرک مانتے ہیں اسی بنا پر علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی نے انھیں خوارج میں داخل فرمایا اور وجیز کردری میں ارشاد ہے:

یجب اکفار الخوارج فی اکفارھم جمیع الامة سواھم۔[15]	خوارج کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں۔

لاجرم الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیۃ میں فرمایا:

ھؤلاء الملاحدة المکفرة للمسلمین[16]	یعنی یہ وہابی ملحد بے دین کہ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

---

[11] جامع الفصولین فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۱

[12] صحیح البخاری باب من اکفر اخاہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۰۱

[13] صحیح مسلم باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷

[14] صحیح مسلم باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷

[15] فتاوی بزازیہ علی ہامش ہندیہ نوع فیما یتصل بہا مما یجب اکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۸

[16] الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیۃ المکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۸

پھر یہ بھی ان کے صرف ایک مسئلہ ترک تقلید کی رو سے ہے باقی مسائل متعلقہ انبیاء واولیاء وغیرھم میں ان کے شرک کی اونچی اڑانیں دیکھئے۔ فقیر نے رسالہ اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ میں کلام الٰہی کی ساٹھ آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تین سو۳۰۰ حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ان کے مذہب نامہذب پر نہ صرف امت مرحومہ بلکہ انبیائے کرام وملائکہ عظام وخود حضور پر نور سید الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام حتی کہ خود رب العزۃ جل وعلاتک کوئی بھی شرک سے محفوظ نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، پھر ایسے مذہب ناپاک کے کفریات واضحہ ہونے میں کون مسلمان تامل کرسکتا ہے، پھر یہ عقائد باطلہ و مقالات زائغہ جب ان حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیونکر معقول، یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے تبرا وتفضیل سے پاک ہیں،اور بالفرض تسلیم بھی کرلیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردودہ واقوال مطرودہ سے تحاشی بھی کریں یا بفرض غلط فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیونکر متصور کہ ان کے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے مصنف مؤلف واعظ مکلب نجدی دہلوی بنگالی بھوپالی وغیرھم جن کے کلام میں ان اباطیل کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان سب کے کفر یا اقل درجہ لزوم کفر کا اقرار کریں کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفر ولزوم کفر کا مقر ہو اور جتنے احکام باطلہ سے کتاب التوحید و تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و تنویر العینین وتصانیف بھوپالی وسورج گڑھی وبٹالوی وغیرھم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا اور رسول وانبیاء وملائکہ سب تک پہنچا ان سب کو کفر کہہ دے حاش للہ ہر گز نہیں، بلکہ قطعاً انھیں اچھا جانتے امام وپیشوا وصلحائے علما مانتے اور ان کے کلمات واقوال کو یا معنی ومقبول سمجھتے اور ان پر رضا رکھتے ہیں اور خود کفریات بکنا یا کفریات پر راضی ہونا برا نہ جاننا ان کے لیے معنی صحیح ماننا سب کا ایک ہی حکم ہے، اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام سے ان امور کے بیان میں جو بالاتفاق کفر ہیں نقل فرمایا:

من تلفظ بلفظ کفر یکفر و کذا کل من ضحك او استحسنه اورضی به یکفر[17]	جس نے کلمہ کفر یہ بولا اس کو کافر قرار دیا جائے گا، یونہی جس نے اس کلمہ کفر پر ہنسی کی یا اس کی تحسین کی اور اس پر راضی ہوا اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا(ت)

[17] اعلام بقواطع الاسلام ملحق بسبل النجاۃ مطبعہ حقیقۃ استانبول ترکی ص ۳۶۶

بحر الرائق میں ہے:

من حسن کلام اھل الاھواء وقال معنوی اوکلام لہ معنی صحیح ان کان ذلك کفرا من القائل کفر المحسن[18]۔	جس نے بے دینی کی بات کو سراہا یا بامقصد قرار دیا، یا اس کے معنی کو صحیح قرار دیا تو اگر یہ کلمہ کفر ہو تو اس کا قائل کافر ہوگا اور اس کی تحسین کرنے والا بھی (ت)

تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو اور نکاح کا جواز عدم جواز نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی، تو یہاں حکم فقہا یہی ہوگا کہ ان سے مناکحت اصلا جائز نہیں خواہ مرد وہابی ہو، یا عورت وہابیہ اور مرد سنی، ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے، دربارہ تکفیر حتی الامکان احتیاط اس میں ہے کہ سکوت کیجئے، مگر وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی تھی یہاں مانع نکاح ہوگی کہ جب جمہور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم نہیں تو ان سے مناکحت زنا ہے تو یہاں احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے دور رہیں اور مسلمانوں کو باز رکھیں، ﷲ انصاف کسی سنی صحیح العقیدہ فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی عزیزہ کریمہ ایسی بلا میں مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عمر بھر کا زنا بتائیں، تکفیر سے سکوت زبان کے لیے احتیاط تھی اور اس نکاح سے احتراز فرج کے واسطے احتیاط ہے یہ کونسی شرع کہ زبان کے باب میں احتیاط کیجئے اور فرج کے بارے میں بے احتیاطی، انصاف کیجئے تو بنظر واقع حکم اسی قدر سے منقح ہولیا کہ نفس الامر میں کوئی وہابی ان خرافات سے خالی نہ نکلے گا اور احکام فقہیہ میں واقعات ہی کا لحاظ ہوتا ہے نہ احتمالات غیر واقعیہ کا،

بل صرحوا ان احکام الفقۃ تجری علی الغالب من دون نظر الی النادر۔	بلکہ انھوں نے تصریح کی ہے کہ فقہی احکام کا مدار غالب امور بنتے ہیں، نادر امور پیش نظر نہیں ہوتے۔ (ت)

اور اگر اس سے تجاوز کرکے کوئی وہابی ایسا فرض کیجئے جو خود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو اور ان کے قائلین جملہ وہابیہ سابقین ولاحقین سب کو گمراہ وبدمذہب مانتا بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو اس کی وہابیت صرف اس قدر ہو کہ باوصف عامیت تقلید ضروری نہ جانے اور بے صلاحیت اجتہاد پیروی مجتہدین چھوڑ کر خود قرآن وحدیث سے اخذ احکام روا مانے تو اس قدر میں شک نہیں کہ یہ فرضی شخص بھی آیہ کریمہ قطعیہ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝[19] (اگر یہ نہیں جانتے تو اہل ذکر (علماء) سے پوچھو۔ ت)

---

[18] بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲۴/۵

[19] القرآن ۴۳/۱۶

اور اجماع قطعی تمام ائمہ سلف کا مخالف ہے یہ اگر بطور فقہاء لزوم کفر سے بچ بھی گیا تو خارق اجماع ومتبع غیر سبیل المومنین وگمراہ وبددین ہونے میں کلام نہیں ہوسکتا جس طرح متکلمین کے نزدیک دو قسم پیشین کافر بالیقین کے سوا باقی جمیع اقسام کے وہابیہ، اب اگر عورت سنیہ بالغہ اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے اور اس کا ولی پیش از نکاح اس شخص کی بدمذہبی پر آگاہ ہو کہ صراحۃً اس سے نکاح کئے جانے کی رضامندی ظاہر نہ کرے خواہ یوں کہ اسے اس کی بدمذہبی پر اطلاع ہی نہ ہو یا نکاح سے پہلے اس قصد کی خبر نہ ہوئی یا بدمذہب جانا اور اس ارادہ پر مطلع بھی ہوا مگر سکوت کیا صاف رضا کا مظہر نہ ہوا، یا عورت نابالغہ ہو اور ولی مزوج اب وجد کے سوا یا اب وجد ایسے جو اس سے پہلے اپنی ولایت سے کوئی تزوج کسی غیر کفو سے کرچکے ہوں یا وقت تزویج نشے میں ہوں ان سب صورتوں میں یہ بھی نکاح باطل وزنائے خالص ہوگا کہ بدمذہب کسی سنیہ بنت سنی کا کفو نہیں ہوسکتا اور غیر کفو کے ساتھ تزویج میں یہی احکام مذکورہ ہیں، درمختار میں ہے:

الکفاءۃ تعتبر فی العرب والعجم دیانۃ ای تقوی فلیس فاسق کفوا الصالحۃ، نہر[20]۔	عربی اور عجمی لوگوں کے کفو میں دیانت اور تقوی کا اعتبار ہے تو فاسق شخص نیک عورت کا کفو نہ ہوگا، نہر (ت)

غنیہ میں ہے:

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل[21]۔	اعتقاد فاسق، عمل فاسق سے زیادہ برا ہے۔ (ت)

تنویر الابصار وشرح علائی میں ہے:

لزم النکاح بغیر کفو ان المزوج ابا اوجدا لم یعرف منھما سوء الاختیار وان عرف لایصح النکاح اتفاقا وکذا لوسکران بحر، وان المزوج غیرھما لایصح النکاح من غیر کفو اصلاً[22]۔	اگر باپ یا دادا نے نکاح کیا تو غیر کفو میں بھی یہ نکاح لازم ہوگا بشرطیکہ باپ اور دادا نے اس سے قبل اختیار کو غلط استعمال نہ کیا ہو، اور اگر وہ غلط اختیار استعمال کرچکا ہو تو بالاتفاق یہ نکاح صحیح نہ ہوگا، اور اگر باپ یا دادا نشے میں ہو تب بھی بالاتفاق نکاح صحیح نہ ہوگا (بحر) اور نکاح والد اور دادا نے نہ کیا تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہ ہوگا۔ (ت)

[20] درمختار باب الکفاءۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۵

[21] غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۴

[22] درمختار شرح تنویر الابصار باب الولی مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۲

انہی میں ہے:

نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلارضی ولی و بہ یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاوھو المختار للفتوی لفساد الزمان فلاتحل مطلقۃ ثلثا نکحت غیر کفو بلارضی ولی بعد معرفتہ ایاہ فلیحفظ[23]۔	عاقلہ بالغہ نے ولی کی رضا کے بغیر نکاح کیا تو نکاح نافذ ہوگا اور غیر کفو میں عدم جواز کا فتوی دیا جائیگا اور یہی فتوی کے لیے مختار ہے کیونکہ زمانہ میں فساد آگیا ہے،تو مطلقہ ثلاثہ بھی اگر ولی کی رضا کے بغیر غیر کفو میں نکاح کرے تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جبکہ ولی کو یہ معلوم ہو کہ وہ غیر کفو ہے یاد رکھو۔(ت)

ردالمحتار میں ہے:

لایلزم التصریح بعدم الرضا بل السکوت منہ لایکون رضی وقولہ بلارضی یصدق بنفی الرضی بعد المعرفۃ و بعدمہا و بوجود الرضی مع عدم المعرفۃ ففی ھذہ الصور الثلثۃ لاتحل وانما تحل فی الصورۃ الرابعۃ وھی رضی الولی بغیر الکفو مع علمہ بانہ کذلك اھ[24] اھ الکل مختصر۔	ولی کو اپنی عدم رضا مندی کے اظہار کے لیے تصریح ضروری نہیں ہے بلکہ اس بارے میں اس کا خاموش رہنا ہی عدم رضا ہے اس کے قول "بغیر رضا" کا مصداق کفو غیر کفو کے علم کے بعد اور اسی طرح علم کے بغیر رضا کی نفی اور غیر کفو کا علم نہ ہونے پر رضامندی،ان تین صورتوں میں حلال نہ ہوگی،صرف چوتھی صورت میں حلال ہے اور وہ یہ ہے کہ ولی کو غیر کفو کا علم ہو اور اس کے باوجود وہ نکاح پر راضی ہو اھ ح تمام اختصاراً(ت)

اس تقریر منیر سے اس شبہہ کا ایک جواب حاصل ہوا جو یہاں بعض اذہان میں گزرتا ہے کہ جب اہل کتاب سے مناکحت جائز ہے تو مبتدعین ان سے بھی گئے گزرے،غیر مقلد مسلم ہے پھر نکاح مسلم و مسلمہ میں کیا توقف،اہل کتاب سے مناکحت کے کیا معنی،آیا یہ کہ مسلمان مرد کا کتابیہ کافرہ کو اپنے نکاح میں لانا،اس کے جواز و عدم جواز سے ہم ان شاء اللہ تعالٰی عنقریب بحث کریں گے یہاں اسی قدر کافی ہے کہ مسئلہ دائرہ میں عورت سنیہ اور مرد وہابیہ کے نکاح سے بحث ہے،عورت کا مرد پر قیاس کیونکر صحیح،آخر وہ کیا فرق تھا جس کے لیے شرع مطہر نے کتابی سے مسلمہ کا نکاح زنا مانا اور مسلم کا کتابیہ سے صحیح جانا،اگر مسلمان مرد کسی کافرہ کو اپنے تصرف میں لاسکے تو کیا ضرور ہے

[23] درمختار شرح تنویر الابصار باب الولی مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۱

[24] ردالمحتار باب الولی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۹۷

کہ سنیہ عورت بھی بد مذہب کے تصرف میں جاسکے، عورت کے لیے کفاءت مرد بالاجماع ملحوظ جس کی بناپر احکام مذکورہ متفرع ہوئے اور مرد بالغ کے حق میں کفاءت زن کا کچھ اعتبار نہیں کہ دناءت فراش وجہ غیظ مستفرش نہیں ہوتی۔

فی الدرالمختار الکفاءۃ معتبرۃ من جانب الرجل لان الشریفۃ تأبی ان تکون فراشًا للدنی ولاتعتبر من جانبھا لان الزوج مستفرش فلاتغیظہ دناءۃ الفراش[25]۔ملخصا	درمختار میں ہے کہ کفو مرد کی طرف سے معتبر ہے کیونکہ شریف عورت، حقیر مرد کی بیوی بننے سے انکاری ہوتی ہے اور عورت کی طرف سے مرد کے لیے ہم کفو ہونا معتبر نہیں ہے کیونکہ خاوند تو بیوی بنالیتا ہے خواہ عورت ادنٰی ہو، وہ اس وجہ سے عار نہیں پاتا۔ملخصا (ت)

وہابی تو بد مذہب گمراہ ہے اگر کوئی زن شریفہ بے رضائے صریح ولی بروجہ مذکور کسی سنی صحیح العقیدہ صالح حائک سے نکاح کرلے یا غیر ولی غیراب وجد اپنی صغیرہ کو کسی ایسے سے بیاہ دے تو ناجائز وباطل ہوگا یا نہیں، ضرور باطل ہے پھر یہ سنی صالح کیاان سے بھی گیا گزرا، اور نکاح مسلم ومسلمہ میں کیوں بطلان کا حکم ہوا، ھذا ولنرجع الی ماکنافیہ (اس کو محفوظ کرو اور ہمیں اپنی بحث کی طرف لوٹنا چاہئے۔ت) یہ صورتیں بطلان نکاح بوجہ عدم کفاءت کی تھیں اور اگران کے سواوہ صورت ہو جہاں عدم کفاءت مانع صحت نہیں تو پہلے اتنا سمجھ لیجئے کہ عرف فقہ میں جواز دو معنی پر مستعمل، ایک بمعنی صحت اور عقود میں یہی زیادہ متعارف، یہ عقد جائز ہے یعنی صحیح مثمر ثمرات مثل افادہ ملک متعہ یا ملک یمین یا ملک منافع ہے اگرچہ ممنوع وگناہ ہو جیسے بیع وقت اذان جمعہ، دوسرے بمعنی حلت اور افعال میں یہی زیادہ مروج، یہ کام جائز ہے یعنی حلال ہے، حرام نہیں، گناہ نہیں، ممانعت شرعیہ نہیں، بحرالرائق کتاب الطھارۃ بیان میاہ میں ہے:

المشائخ تارۃ یطلقون الجواز بمعنی الحل وتارۃ بمعنی الصحۃ وھی لازمۃ للاول من غیر عکس والغالب ارادۃ الاول فی الافعال والثانی فی العقود[26]۔	مشائخ لفظ "جواز" کو کبھی حلال ہونے کے معنٰی میں اور کبھی صحیح ہونے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جبکہ صحیح ہونا حلال ہونے کو لازم ہے، غالب طور پر افعال میں حلال ہونے اور عقود میں صحیح ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے (ت)

اسی طرح علامہ سید احمد مصری نے حاشیہ در میں نقل کیا اور مقرر رکھا، درمختار میں ہے:

---

[25] درمختار باب الکفاءۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۴

[26] بحرالرائق کتاب الطھارۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۶۶

یجوز رفع الحدث بماذکر[27] الخ (مذکور چیز کے ساتھ حدث کو ختم کرنا جائز ہے الخ۔ت) اسی پر ردالمحتار میں کہا:

یجوز ای یصح وان لم یحل فی نحو الماء المغصوب وھو اولی من ارادۃ الحل وان کان الغالب ارادۃ الاول فی العقود والثانی فی الافعال[28]۔	یجوز یعنی یصح، اگرچہ حلال نہ ہو، مثلا غصب شدہ پانی کے ساتھ، اور یہی معنٰی یہاں بہتر ہے بجائیکہ حلال والا معنی مراد لیا جائے اگرچہ صحیح غالب طورپر عقود میں اور حلال افعال میں استعمال ہوتا ہے۔(ت)

درمختار کتاب الاشربہ میں ہے:

صح بیع غیر الخمر مامر و مفادہ صحۃ بیع الحشیشۃ والافیون قلت وقد سئل ابن نجیم عن بیع الحشیشۃ ھل یجوز فکتب لایجوز فیحمل علی ان مرادہ بعدم الجواز عدم الحل[29]۔	مذکورہ چیزوں میں سے غیر خمر کی بیع صحیح ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ حشیش اور افیون کی بیع صحیح ہے، میں کہتاہوں کہ ابن نجیم سے حشیش کی بیع کے متعلق پوچھاگیاکہ وہ جائز ہے تو انھوں نے جواب میں لکھا لایجوز۔ان کا مقصد عدم جواز سے عدم حل ہے۔(ت)

بالجملہ جواز کے یہ دونوں اطلاق شائع وذائع ہیں اور ان کے سوااور اطلاقات [عہ] بھی ہیں جن کی تفصیل سے

عــہ: فقد یطلق بمعنی النفاذ کماقال فی کفاءۃ التنویر امرہ بتزویج امرأۃ فزوجہ امۃ جاز[30] ای نفذ لان الکلام ثمہ فی النفاذ لافی الجواز[31] افادہ السادات الثلثۃ المحشون ح ط ش	اور کبھی جواز کا اطلاق "نفاذ" پر بھی ہوتا ہے جیساکہ تنویر کے کفاءۃ کے باب میں ہے، اگر کسی نے دوسرے کو کہا کسی عورت سے میرا نکاح کردے تواس نے لونڈی سے نکاح کردیا تو جائز ہے یعنی نافذ ہے کیونکہ یہاں نفاذ میں بات ہورہی ہے جواز میں بحث نہیں، (باقی اگلے صفحہ پر)

[27] درمختار کتاب الطہارۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵

[28] ردالمحتار کتاب الطہارۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۱۲۳

[29] درمختار کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی ۳/۲۶۰

[30] درمختار باب الکفاءۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۵

[31] ردالمحتار باب الکفاءۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۲۵

یہاں بحث نہیں۔اب اس صورت خاصہ میں جواز بمعنی صحت ضرور ہے یعنی نکاح کردیں تو ہوجائے گااور حل بمعنی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

وھو اخص من وجہ من الصحۃ والحل جمیعا فقد ینفذ عقد ولایصح ولایحل کالبیع عند اذان الجمعۃ الی اجل مجھول وقد یصح ویحل ولاینفذ کبیع فضولی مستجمعا شرائط الصحۃ والحل، قال فی ردالمحتار ظاھرہ ان الموقوف من قسم الصحیح وھو احد طریقین للمشائخ وھو الحق[32] الخ وقد یطلق بمعنی اللزوم قال فی رھن الدر القبض شرط اللزوم کما فی الھبۃ[33] اھ قال الشامی قال فی العنایۃ ھو مخالف لروایۃ العامۃ قال محمد لایجوز الرھن الامقبوضا اھ وفی السعدیہ انہ علیہ الصلٰوۃ والسلام قال لاتجوز الھبۃ الامقبوضۃ والقبض لیس بشرط الجواز فی الھبۃ فلیکن ھنا کذٰلک اھ وحاصلہ ان یفسر ھنا ایضا الجواز

اس فائدے کو تین بزرگوار محشّی حضرات ___ یعنی حلبی، طحطاوی اور شامی نے بیان کیا،اور یہ معنٰی پہلے دو معنٰی صحیح اور حلال ہونے سے خاص من وجہ ہے کیونکہ کبھی عقد صحیح اور حلال نہ ہونے کے باوجود نافذ ہوتا ہے جیسے جمعہ کی اذان کے بعد بیع مجہول مدت کے ادھار پر ہو،اور کبھی عقد حلال اور صحیح ہوتا ہے لیکن نافذ نہیں ہوتا، جیساکہ فضولی کی وہ بیع جو حلال اور صحیح ہونے کی شرائط کی جامع ہو،ردالمحتار میں کہا کہ موقوف بیع، صحیح کی قسم ہے اور یہ مشائخ کے استعمال کے دو طریقوں میں سے ایک ہے اور یہی حق ہے الخ اور جواز بمعنی لزوم بھی استعمال ہوتا ہے، درمختار کے مسئلہ رہن میں ہے کہ قبضہ لزوم کے لیے شرط ہے جیساکہ ہبہ میں ہوتا ہے اھ،اس پر علامہ شامی نے کہا کہ عنایہ میں کہا ہے کہ یہ عام روایت کے خلاف ہے،امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ رہن، قبضہ کے بغیر صحیح نہیں اھ اور سعدیہ میں ہے کہ حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہبہ قبضہ کے بغیر جائز نہیں، جبکہ ہبہ کے جواز کے لیے قبضہ شرط نہیں ہے، مناسب ہے کہ یہاں بھی یونہی ہو اس کا حاصل یہ ہے کہ یہاں رہن کے معاملہ میں بھی امام محمد کے قول میں جواز کی تفسیر لزوم کے ساتھ کی جائے نہ کہ صحت کے ساتھ جیساکہ فقہاء نے ہبہ میں کیا یعنی لایجوز کا معنی یہی

---

[32] ردالمحتار کتاب البیوع داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۳

[33] درمختار کتاب الرہن مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۶۵

عدم حرمت وطی بھی حاصل یعنی اس میں جماع زنانہ ہوگا وطی حرام نہ کہلائے گا۔

وذلك كقوله عز وجل واحل لكم ماوراء ذلكم مع ان فيهن من يكره نكاحهن تحريما كالكتابية كما سيأتي فعلم ان الحل بهذا المعنى لاينافي الاثم في الاقدام على فعل النكاح فافهم واحفظ كيلا تزل والله الموفق۔	اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد "تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں محرمات کے سوا" حالانکہ غیر محرمات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جن سے نکاح مکروہ تحریمہ ہے جیسا کہ کتابیہ عورت کے بارے میں آئندہ بیان ہوگا۔تو معلوم ہوا کہ اس معنی میں حلال، نکاح کرنے کے اقدام پر گناہ کے منافی نہیں ہے،اس کو سمجھو اور یاد رکھو تاکہ غلط فہمی نہ ہو اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہی ہے۔(ت)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

باللزوم لابالصحة كما فعلوا في الهبة [34] اھ مختصرًا وفي مداينات غمز العيون لوجاز اي لزوم تاجيله لزم ان يمنع المقرض عن مطالبة قبل الاجل ولاجبر على المتبرع [35] اھ وهو اخص مطلقا من الصحة والنفاذ فقد يصح الشيئ وينفذ ولالزوم كتزويج العم من كفو بمهر المثل ولالزوم لموقوف فهو ظاہر ولالفاسد لانه واجب الفسخ ،ومن وجه من الحل فقد يلزم ولايحل كالبياعات المكروهة،والله تعالٰى اعلم ۱۲ منه غفرله(م)

لایلزم ہو (یعنی قبضہ کے بغیر رہن جائز تو ہے لازم نہیں) اھ مختصراً۔ اور غمز العیون کے مداینات میں ہے لوجاز یعنی مہلت لازم ہوگی تو لازم ہے کہ قرضخواہ کو مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ سے منع کیا جائے جبکہ قرض کی نیکی کرنے والے پر جبر نہیں ہوسکتا،اھ اور جواز بمعنی لزوم، نفاذ اور صحت کے معنی سے خاص مطلق ہے کیونکہ کبھی چیز صحیح اور نافذ ہوتی ہے اور لازم نہیں ہوتی، جیسا کہ چچازاد کا مہر مثل کے ساتھ کفو میں لڑکی کا نکاح کرنا صحیح اور نافذ ہے مگر لازم نہیں کیونکہ یہ موقوف ہے اور موقوف چیز لازم نہیں ہوتی،اور یہ ظاہر ہے،اور فاسد بھی لازم نہیں کیونکہ وہ واجب الفسخ ہے اور جواز بمعنی لزوم جواز بمعنی حل سے خاص من وجہ ہے، کیونکہ کبھی چیز لازم ہوتی ہے مگر حلال نہیں ہوتی جیسا کہ مکروہ بیع کا حکم ہے،واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منه غفرله (ت)

[34] ردالمحتار کتاب الرھن داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۳۰۸

[35] غمزعیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر کتاب المداینات ادارۃ القرآن کراچی ۲/ ۷-۴۴۶

عبارات درمختار وغیرہ تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لانکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزاما لھم فی المباحث[36] (معتزلہ سے نکاح جائز ہے ہم اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے اگرچہ بحث کے طور پر ان پر کفر کاالزام ثابت ہے۔ت) کے یہی معنی ہیں، پر ظاہر کہ نکاح عقد ہے اور ابھی بحر الرائق وطحطاوی وردالمحتار سے گزرا کہ عقود میں غالب وشائع جواز بمعنی صحت ہے مگروہ عدم جواز بمعنی ممانعت واثم کے منافی نہیں، فتح القدیر وغنیہ وبحر الرائق وغیرہا میں ہے:

یراد بعدم الجواز عدم الحل ای عدم حل ان یفعل وھو لاینافی الصحۃ[37]۔	عدم جواز سے عدم حل مراد لیا جاتا ہے یعنی اس کا کرنا حلال نہیں اور یہ صحیح کے منافی نہیں۔(ت)

رہا جواز فعل بمعنی عدم ممانعت شرعیہ بدمذہبوں سے سنیہ عورت کا نکاح کردینا روا ومباح ہو جس میں کچھ گناہ ومخالفت احکام شرع نہ ہو یہ ہر گز نہیں۔ارشاد مشائخ کرام المناکحۃ بین اھل السنۃ و اھل الاعتزال لاتجوز[38] کے یہی معنی ہیں یعنی سنیوں اور معتزلیوں میں مناکحت مباح نہیں، فتاوٰی خلاصہ میں فرمایا: المسألۃ فی مجموع النوازل[39]۔ یہ مسئلہ مجموع النوازل امام فقیہ احمد بن موسی کشنی تلمیذ امام مفتی الجن والانس عارف باللہ سیدنا نجم الدین عمر النسفی میں ہے اسی میں فرمایا: کذا اجاب الامام الرستغفنی[40] امام رستغفنی نے ایسا ہی جواب ارشاد فرمایا۔ردالمحتار میں نہایہ امام سغناقی سے ہے انھوں نے اپنے شیخ سے نقل کیا وہ فرماتے تھے:

الرستغفنی امام معتمد فی القول والعمل ولواخذنا یوم القیمۃ للعمل بروایتہ ناخذہ کما اخذنا[41]۔	یعنی رستغفنی امام معتمد ہیں قول وفعل میں،اگر روز قیامت ان کی روایت پر عمل میں ہم سے گرفت ہوئی تو ہم ان کا دامن پکڑیں گے کہ ہم نے ان کے ارشاد پر عمل کیا۔

[36] درمختار فصل فی المحرمات مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۸۹

[37] فتح القدیر باب الامامۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

[38] بحر الرائق فصل فی المحرمات ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳/۱۰۲

[39] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب النکاح جنس آخر فی الاجازۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۶

[40] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب النکاح جنس آخر فی الاجازۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۶

[41] ردالمحتار

وجیز امام کردری میں ہے:

سمعت عن ائمة خوارزم انه یتزوج من المعتزلی ولایزوج منهم کما یتزوج من الکتابی ولایزوج منهم ولعله اخذ هذا التفصیل من کلام ابی حفص السفکردری[42]۔	میں نے بعض ائمہ خوارزم سے سنا کہ معتزلی کی بیٹی تو بیاہ لے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہ دے۔جس طرح یہودی نصرانی کی بیٹی بیاہ لیتا ہے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہیں دیتا اور ممکن ہے کہ ان امام نے یہ تفصیل امام ابو حفص سفکردری کے قول سے اخذ کی۔

یہ دوسرا جواب ہے اس شبہہ کا، کہ مبتدعین کتابیوں سے بھی گئے گزرے **ثم اقول: وباﷲ التوفیق** (پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی ہی سے ہے۔ت) اگر نظر تحقیق کو رخصت جولاں دیجیے تو بدمذہب سے سنیہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے دلائل کثیرہ قائم ہیں مثلاً:

دلیل اول: قال عزوجل وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾[43]۔	اور اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

بدمذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ سے بڑھ کر کون سی صحبت،جب ہر وقت کا ساتھ ہے،اور وہ بدمذہب تو ضرور اس سے نادیدنی دیکھے گی ناشنیدنی سنے گی اور انکار پر قدرت نہ ہوگی اور اپنے اختیار سے ایسی جگہ جانا حرام ہے جہاں منکر ہو اور انکار نہ ہوسکے نہ کہ عمر بھر کے لیے اپنے یا اپنی قاصرہ مقسورہ عاجز مقہورہ کے واسطے اس فضیحہ شنیعہ کا سامان پیدا کرنا۔

دلیل دوم: قال تبارك وتعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ[44]۔	اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمھیں میں سے تمھارے جوڑے بنائے کہ ان سے مل کر چین پاؤ اور تمھارے آپس میں دوستی ومہر رکھی۔

اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[42] فتاوٰی بزازیہ علی ہامش فتاوٰی ہندیہ کتاب النکاح نورانی کتب خانہ پشاور ۱۱۲/۴

[43] القرآن ۶۸/۶

[44] القرآن ۲۱/۳۰

ان للزوج من المرأۃ لشعبۃ ماھی لشئی [45]۔ رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	عورت کے دل میں شوہر کے لیے جو راہ ہے کسی کے لیے نہیں (اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

آیت گواہ ہے کہ زن و شوئی وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی نخواہی باہم انس و محبت الفت و رافت پیدا کرتا ہے اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے کسی کی نہیں ہوتی، اور بدمذہب کی محبت سم قاتل ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:
وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ [46] تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انھیں میں سے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المرء مع من احب [47]۔ رواہ الائمۃ احمد والستۃ الاابن ماجہ عن انس والشیخان عن ابن مسعود واحمد ومسلم عن جابر وابوداؤد عن ابی ذر والترمذی عن صفوان بن عسال وفی الباب عن علی وابی ھریرۃ وابی موسٰی وغیرھم رضی اللہ تعالٰی عنھم۔	آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کو امام محمد نے اور ابن ماجہ کے ماسوا صحاح ستہ کے ائمہ نے روایت کیا ہے حضرت انس سے اور بخاری و مسلم نے ابن مسعود سے، احمد و مسلم نے جابر سے، ابوداؤد نے ابوذر سے، اور ترمذی نے صفوان بن عباس سے، اور اس باب میں علی، ابوھریرہ، ابوموسٰی وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایت ہے۔ت)

دلیل سوم: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [48]۔	اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بدمذہبی ہلاک حقیقی ہے۔

قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا): وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ [49] (اور خواہش کے

[45] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ دارالفکر بیروت ۴/ ۶۲، سنن ابن ماجہ ابواب الجنائز باب ماجاء فی البکاء علی المیت ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۵
[46] القرآن ۵/ ۵۱
[47] سنن ابوداؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۴۳
[48] القرآن ۲/ ۱۹۵
[49] القرآن ۳۸/ ۲۶

پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ت) اور صحبت خصوصًا بد کا اثر پڑ جانا احادیث و تجارِب صحیحہ سے ثابت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسك ونافخ الکیر فحامل المسك اما ان یحذیك واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجد منه ریحا خبیثة[50]۔رواہ الشیخان عن ابی موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنه۔	اچھے اور برے ہمنشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی پھونکتا، وہ مشک والا یا تجھے مفت دے گا یا تو اس سے مول لے گا۔ اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور آئے گی، اور دھونکنی والا تیرے کپڑے جلادے گا یا تجھے اس سے بد بو آئے گی۔ (اسے شیخین (امام بخاری ومسلم) نے ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانه[51]۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنه۔	برا ہمنشین دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو پہنچے گا۔ (اس کو ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

تیسری حدیث صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم[52]۔رواہ مسلم۔	گمراہوں سے دور بھاگو۔ انھیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمھیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ت)

چوتھی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اعتبروا الصاحب بالصاحب[53]۔رواہ ابن عدی	مصاحب کو مصاحب پر قیاس کرو (اس کو ابن عدی

[50] صحیح بخاری باب المسك قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۳۰

[51] سنن ابوداؤد باب من یومران یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۰۸

[52] صحیح مسلم باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰

[53] کنز العمال بحوالہ عبداللہ بن مسعود حدیث ۴۳۷۰۳ مکتبة التراث الاسلامی حلب ۱۱/ ۸۹

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ حسن لشواھدہ۔	نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور اس کے شواہد کی بناپر اس حدیث کو انھوں نے حسن قرار دیا۔ت)

پانچویں حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاك وقرین السوء فانك بہ تعرف [54]۔رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	برے ہمنشین سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا(اس کو ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

ماشیئ ادل علی الشیئ ولاالدخان علی النار من الصاحب علی الصاحب [55]۔ذکرہ التیسیر۔	کوئی چیز دوسری پر اور نہ دھواں آگ پر اس سے زیادہ دلالت کرتا ہے جس قدر ایک ہمنشین دوسرے پر(اس کو تیسیر میں ذکر کیا گیا۔ت)

عقلاء کہتے ہیں گوش زدہ اثرے دارد نہ کہ عمر بھر کان بھرے جانا۔ پھر اس کے ساتھ **دوسرا** مؤید شوہر کا اس پر حاکم ہونا، مجربین کہتے ہیں: **الناس علی دین ملوکھم** [56](لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔ت)

تیسرا مؤید عورت میں مادہ قبول وانفعال کی کثرت، وہ بہت نرم دل ہیں جلد اثر پذیر ہیں یہاں تک کہ اہل تجربہ میں موم کی ناک مشہور ہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **رویدك یاانجشہ بالقواریر** [57](اے انجشہ! آبگینوں کو بچا کر رکھو۔ت) **چوتھا** مؤید، ان کا ناقصات العقل والدین ہونا، یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا **کما فی الصحیحین** (جیسا کہ صحیحین میں ہے۔ت) **پانچواں** مؤید، شوہر کی محبت، جس کا بیان آیت وحدیث سے گزرا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

حبك الشیئ یعمی ویصم [58]۔رواہ احمد والبخاری	محبت اندھا بہرا کردیتی ہے(اسے احمد وبخاری

---

[54] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر حدیث مکتبۃ التراث الاسلامی حلب ۴۳/۹

[55] التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث ماقبل کے تحت مکتبۃ امام شافعی الریاض السعودیہ ۴۰۲/۱

[56] المقاصد الحسنہ حرف النون حدیث دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۴۴۱

[57] صحیح بخاری باب المعاریض مندوحۃ عن الکذب الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۱۷/۲

[58] سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الھوٰی آفتاب عالم پریس لاہور ۳۴۳/۲

فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالٰی عنھم۔	نے اپنی تاریخ میں اور ابوداؤد نے ابودرداء سے، اور ابن عساکر نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن انیس سے اور خرائطی نے اعتلال میں ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا ہے۔ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احد کم من یخالل[59]۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔	آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو(اسے ابوداؤد اور ترمذی نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

مسلمانو! اللہ عزوجل عافیت بخشے دل پلٹتے خیال بدلتے کیا کچھ دیر لگتی ہے قلب کہتے ہی اس لیے ہیں کہ وہ منقلب ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ[60]۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں۔(اس کو ابن ماجہ نے ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

نہ کہ عورتوں کا سانرم نازک دل اور اس پر یہ صحبت وسماع متصل پھر واسطہ حاکمی محکومی کا اور اس کے ساتھ مہر و محبت کا غضب جذبہ باعثوں داعیوں کا یہ متواتر وفور اور مانع کہ عقل ودین تھے ان میں نقصان وقصور تو اس تزویج میں قطعاً یقینا عورت کی گمراہی وتبدیل مذہب کا مظنہ قویہ ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے کہ بنص قطعی ممنوع وناروا ہے شرع مطہر جس چیز کو حرام فرماتی ہے کہ مقدمہ وداعی کو بھی حرام بتاتی ہے **مقدمۃ الحرام حرام** (حرام کا پیش خیمہ بھی حرام ہوتا ہے۔ت) مقدمہ مسلمہ ہے، **قال اللہ تعالٰی** (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَ	زنا کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور

[59] سنن ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۸/۲
[60] سنن ابن ماجہ باب فی القدر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰

سَآءَ سَبِیۡلًا ﴿۳۲﴾ [61]	بہت بری راہ۔

جس طرح زنا حرام ہوا زنا کے پاس جانا بھی حرام ہوا اور یہ خیال کہ ممکن ہے اثر نہ ہو محض نافہمی اور عقل و نقل دونوں سے بیگانگی ہے داعی کے لیے مفضی بالدوام ہونا ضرور نہیں آخر بوس وکنار ومس ونظر دواعی وطی داعی ہی ہونے کے باعث حرام ہوئے مگر ہرگز مستلزم ومفضی دائم نہیں۔

دلیل چہارم: قال المولی تبارك وتعالٰی (مولی تبارک وتعالٰی نے فرمایا):

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللہُ بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ [62]۔	مرد حاکم و مسلط ہیں عورتوں پر بسبب اس فضیلت کے جو اللہ نے ایک دوسرے پر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اعظم الناس حقا علی المرأۃ زوجھا [63]۔ رواہ الحاکم وصححہ عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔	عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے (اسے حاکم نے روایت کیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اس کی تصحیح کی۔ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لوکنت امر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق [64]۔ ولوکان من قدمہ الی مفرق رأسہ قرحۃ تنجس بالقیح والصدید ثم استقبلتہ فلحستہ ماادت حقہ [65]۔ رواہ ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادۃ واحمد	اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لیے ان پر رکھا ہے۔ اور اگر شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندا پانی جوش مارتا ہو عورت آکر اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا (اس کو ابوداؤد

[61] القرآن ۱۷/ ۳۲

[62] القرآن ۴/ ۳۴

[63] مستدرك للحاکم کتاب البر والصلۃ دارالفکر بیروت ۴/ ۱۵۰

[64] سنن ابی داؤد باب فی حق الزوج علی المرأۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۲۹۱، المستدرك للحاکم کتاب النکاح دارالفکر بیروت ۲/ ۱۸۷

[65] مسند احمد بن حنبل مروی از مسند انس بن مالك دارالفکر بیروت ۳/ ۱۵۹

والترمذی عن انس بن مالك وفصل السجود احمد وابن ماجة وابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی والترمذی وابن ماجة عن ابی ھریرة واحمد عن معاذبن جبل والحاکم عن بریدة الاسلمی رضی الله تعالٰی عنھم اجمعین۔	اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ قیس بن سعد بن عبادہ، اور احمد اور ترمذی نے انس بن مالک سے، اور احمد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے عبدالعزیز بن ابی اوفٰی سے سجدہ کی فصل میں، اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ھریرہ سے اور احمد نے معاذ بن جبل اور حاکم نے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا ہے۔ت)

الغرض شوہر کے لیے سخت واجب التعظیم ہے اور بد مذہب کی تعظیم حرام، متعدد حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام[66]۔رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقه والحسن بن سفیان فی مسنده وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانة عن ابن عمر وکابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن بسر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابراھیم بن میسرة التابعی المکی الثقة مرسلا فالصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔	جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی (اس کو ابن عدی اور ابن عساکر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں معاذ بن جبل سے اور سجزی نے ابانۃ میں ابن عمر سے اور ابن عدی نے ابن عباس سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں عبداللہ بن بسر اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ تابعی مکی سے مرسل طور پر روایت کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اپنے طرق پر یہ حدیث حسن ہے۔ت)

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع تو مبتدع فاسق بھی شرعا واجب الاہانۃ ہے اور اس کی تعظیم ناجائز، علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں:

الفاسق العالم تجب اھانته شرعا فلا یعظم۔[67]	فاسق عالم کی شرعا توہین ضروری ہے اس لیے اس کی تعظیم نہ کی جائے۔(ت)

[66] شعب الایمان حدیث نمبر ۹۴۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۶۱

[67] مراقی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

امام علامہ فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق، پھر علامہ سید ابوالسعود ازہری فتح المعین، پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں:

قد وجب علیھم اھانتہ شرعا[68]۔	ان پر اس کی اہانت ضروری ہے۔(ت)

علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد وشرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

حکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنه والاھانۃ والطعن واللعن[69]۔	بد مذہب کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں، روگردانی کریں، اس کی تذلیل وتحقیر بجالائیں۔ اس سے طعن کے ساتھ پیش آئیں۔

لاجرم ثابت ہوا کہ بدمذہب کو سنیہ کا شوہر بنانا گناہ وناجائز ہے۔

دلیل پنجم: قال العلی الاعلی جل وجلا (اللہ بلند واعلٰی نے فرمایا): وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ[70] ان دونوں نے زلیخا کے سید وسردار یعنی شوہر کو پایا دروازے کے پاس، ردالمحتار باب الکفاءۃ میں ہے: النکاح رق للمرأۃ و الزوج مالك[71] نکاح سے عورت کنیز ہو جاتی ہے اور شوہر مالک۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقولوا للمنافق یاسید فانه ان یکن سیدا فقدا سخطتم ربکم عزوجل[72]۔ رواہ ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالٰی عنه۔	منافق کو "اے سردار" کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمھارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔(اس کو ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادہ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[68] طحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ دار المعرفۃ بیروت ۱/۲۴۳

[69] شرح مقاصد المبحث الثامن حکم المومن دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/۲۷۰

[70] القرآن ۱۲/۲۵

[71] ردالمحتار باب الکفاءۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۱۷

[72] سنن ابی داؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۲۴

اذا قال الرجل للمنافق یاسید فقد اغضب ربه [73]۔	جو شخص کسی منافق کو "سردار" کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

امام حافظ الحدیث عبدالعظیم زکی الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک باب وضع کیا:

الترهیب من قوله لفاسق او مبتدع یاسیدی، او نحوها من الکلمات الدالة علی التعظیم [74]۔	یعنی ان حدیثوں کا بیان جن میں کسی فاسق یا بدمذہب کو "اے میرے سردار" یا کوئی کلمہ تعظیم کہنے سے ڈرانا۔

اوراس باب میں یہی حدیث انھیں روایات ابی داؤد ونسائی سے ذکر فرمائی۔جب صرف زبان سے "اے میرے سردار" کہہ دینا باعث غضب رب جل جلالہ ہے توحقیقۃً سردار مالک بنالینا کس قدر سخت موجب غضب ہوگاوالعیاذباللہ رب العالمین۔

دلیل ششم: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗؕ [75] وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّؕ [76]۔ ایحب احدکم ان تکون کریمته فراش کلب فکرهتموه [77]۔	اے لوگو! ایک مثل کہی گئی اسے کان لگا کر سنو، بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا۔ کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانوگے۔

رب جل وعلا نے غیبت کو حرام ہونا اسی طرز بلیغ سے ادا فرمایا:

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُؕ [78]۔	کیا تم میں سے کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مردے بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمھیں برا لگا۔

---

[73] مستدرك للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۴/۳۱۱،شعب الایمان حدیث دار الکتب العلمیه بیروت ۴/۲۳۰

[74] الترغیب والترهیب الترهیب من قوله لفاسق او مبتدع یاسیدی الخ مصطفی البابی مصر ۳/۵۷۹

[75] القرآن الکریم ۲۲/۷۳

[76] القرآن الکریم ۳۳/۵۳

[77] سنن ابن ماجه ابواب النکاح ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۱۳۹،مسند احمد بن حنبل مروی از مسند علی رضی اللہ عنه دار الفکر بیروت ۱/۸۶

[78] القرآن ۴۹/۱۲

سنیو سنیو اگر سنی ہو تو بگوش سنو لیس لنا مثل السوء التی صارت فراش مبتدع کالتی کانت فراشا لکلب ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت کسی بدمذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اس وجہ انیق سے بیان فرمایا:

العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء [79]۔	اپنی دی ہوئی چیز پھیرنے والا ایسا ہے جیسے کتّا قے کرکے اسے پھر کھالیتا ہے۔ ہمارے لیے بری مثل نہیں؟

اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بدمذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر، کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین ومذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے، میری نہ مانو سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث مانو، ابو حازم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اصحاب البدع کلاب اھل النار [80]۔ بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں، امام دار قطنی کی روایت یوں ہے:

حدثنا القاضی الحسین بن اسمٰعیل نامحمد بن عبداللہ المخرمی نا اسمعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار [81]۔	(قاضی حسین بن اسمٰعیل نے محمد بن عبداللہ مخرمی سے انھوں نے اسمٰعیل بن ابان سے انھوں نے حفص بن غیاث سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو غالب سے انھوں نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا) بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں،

[79] مسند احمد بن حنبل مروی از مسند عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱/۲۱۷

[80] فیض القدیر شرح الجامع الصغیر حدیث ۱۰۸۰ دار المعرفۃ بیروت ۱/۵۲۸، کنز العمال بحوالہ ابی حاتم الخزاعی حدیث ۱۰۹۴ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۱۸

[81] کنز العمال بحوالہ قط فی الافراد عن ابی امامہ حدیث موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۲۳

ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اهل البدع شر الخلق والخليقة[82]۔	بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا:

الخلق الناس والخليقة البهائم[83]۔	خلق سے مراد لوگ اور خلیقہ سے مراد جانور ہیں۔ (ت)

لاجرم حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی، عقیلی وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتجالسوهم، ولاتشاربوهم، ولاتؤاكلوهم ولاتناكحوهم[84]۔	بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

دلیل ہفتم: کتابیہ سے نکاح کا جواز عدم ممانعت وعدم گناہ صرف کتابیہ ذمیہ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرر مکروہ ہے، فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا:

الاولى ان لايفعل ولايأكل ذبيحتهم الاللضرورة[85]۔	بہتر یہ ہے کہ بلاضرورت ان سے نکاح نہ کرے اور نہ ذبیحہ کھائے۔ (ت)

مگر کتابیہ حربیہ سے نکاح یعنی مذکورہ جائز نہیں بلکہ عندالتحقیق ممنوع وگناہ ہے، علمائے کرام وجہ ممانعت اندیشہ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ممکن کہ اس سے ایسا تعلق قلب پیدا ہو جس کے باعث آدمی دارالحرب میں وطن کرلے نیز بچے پر اندیشہ ہے کہ کفار کی عادتیں سیکھے نیز احتمال ہے کہ عورت بحالت حمل قید کی جائے تو بچہ غلام بنے، محیط میں ہے:

يكره تزوج الكتابية الحربية لان الانسان لايأمن ان يكون بينهما ولد فينشأ على طبائع اهل الحرب ويتخلق باخلاقهم فلا	حربیہ کتابیہ عورت سے نکاح مکروہ ہے کیونکہ انسان اس بات سے بے فکر نہیں ہوسکتا کہ اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ اہل حرب میں پرورش پائیگا اور انکے طور طریقے اپنالے گا اور پھر مسلمان اس بچے سے

---

[82] حلیۃ الاولیاء ترجمہ ابومسعود موصلی دارالکتاب العربی بیروت ۸/۲۹۱

[83] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ماقبل مکتبہ امام شافعی الریاض سعودیہ ۱/۳۸۳

[84] الضعفاء الکبیر للعقیلی حدیث دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/۱۲۶

[85] فتح القدیر فصل فی بیان المحرمات نوریہ رضویہ سکھر ۳/۱۳۵

یستطیع المسلم قلعه عن تلك العادة[86]۔	ان کی عادات کو چھوڑنے پر قادر نہ ہوگا۔(ت)

فتح اللہ المعین میں علامہ سید احمد حموی سے ہے:

عم مالوکانت حربیة ولکن مکروہ بالاجماع لانه ربما یختار المقام فی دار الحرب ولانه فیه تعریض ولدہ للرق فربما تحبل وتسبی معه فیصیر ولدہ رقیقا وان کان مسلما وربما یتخلق الولد باخلاق الکفار[87]۔	جواز نکاح کا حکم کتابیہ حربیہ کو بھی شامل ہے لیکن یہ مکروہ ہے بالاجماع، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بیوی کی وجہ سے دارالحرب میں قیام پسند کرلے، اور اس لیے بھی کہ اس میں بچے کو غلامی میں مبتلا کرنے کی سبیل ہوسکتی ہے کہ اس کی وہ حاملہ بیوی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوجائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے قیدی ہوکر غلام بن جائے اگرچہ وہ مسلمان ہے نیز وہ بچہ دارالحرب میں کفار کی عادات کو اپنا سکتا ہے۔(ت)

محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا:

وتکرہ الکتابیة الحربیة اجماعا لانفتاح باب الفتنة من امکان التعلق المستدعی للمقام معها فی دار الحرب وتعریض الولد علی التخلق باخلاق اهل الکفر وعلی الرق بان تسبی وهی حبلی فیولد رقیقا وان کان مسلما[88]۔	حربیہ کتابیہ بالاجماع مکروہ ہے کیونکہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے وہ یہ کہ بیوی سے تعلق مسلمان مرد کو دارالحرب میں رہنے پر آمادہ کرسکتا ہے اور بچے کو کفار کی عادات کا عادی بنانے کا راستہ ہے نیز بچے کی غلامی کے لیے راستہ ہموار کرنے کی کوشش ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ بیوی حاملہ ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوجائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے غلام بنے اگرچہ وہ مسلمان ہوگا۔(ت)

ردالمحتار میں ہے:

قوله والاولی ان لایفعل یفید کراهة التنزیه فی غیر الحربیة ومابعدہ یفید کراهة التحریم فی الحربیة[89]۔	اس کے قول کہ "بہتر ہے نہ کرے" سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ کتابیہ غیر حربیہ سے نکاح مکروہ تنزیہہ ہے جبکہ اس کا مابعد میں حربیہ کے بارے میں مکروہ تحریمہ ہونے کا فائدہ دیتا ہے۔(ت)

[86] بحر الرائق بحوالہ المحیط فصل فی المحرمات ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۰۳/۳
[87] فتح المعین فصل فی المحرمات ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۰/۲
[88] فتح القدیر فصل فی المحرمات نوریہ رضویہ سکھر ۱۳۵/۳
[89] ردالمحتار فصل فی المحرمات داراحیاء التراث العربی بیروت ۲۸۹/۲

اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ جواندیشے ائمہ کرام نے وہاں مرد اور اولاد کے لیے پیدا کیے وہ زائد ہیں یا یہ جو یہاں عورت واولاد کے لیے ہیں، وہاں مرد کا معاملہ ہے یہاں عورت کا، وہ حاکم ہوتا ہے یہ محکوم، وہ مستقل ہوتا ہے یہ متلونہ، وہ موثر ہوتا ہے یہ متاثر، وہ عقل ودین میں کامل ہوتا ہے یہ ناقصہ، وہ اگر دارالحرب میں متوطن ہوگیا تو گنہ گار ہوا دین نہ گیا یہ اگر اس کی صحبت میں مبتدعہ ہوگئی تو دین ہی رخصت ہوا، بچہ بعد شعور اپنے ماں باپ کی تربیت میں رہتا ہے وہاں باپ مسلم ہے یہاں بدمذہب، وہاں کافروں کی عادتیں ہی سیکھنے کا احتمال ہے یہاں خود مذہب کے بدل جانے کا قوی مظنہ، وہاں اگر غلام بنا تو ایک دنیوی ذلت ہے آخرت میں ہزاروں غلام کروڑوں آزادوں سے اعز واعلیٰ ہوں گے یہاں اگر رافضی وہابی ہوگیا تو اخروی ذلت دینی فضیحت ہے۔ وہاں غلامی ایک احتمال ہی احتمال تھی اور یہاں یہ بدانجامی مظنون قوی، تووہاں وہ اندیشے اگر کراہت تنزیہہ لاتے یہاں یہ ظنون کراہت تحریمیہ تک پہنچ جاتے، ہم اوپر گزارش کرچکے ہیں کہ شرعاً جو چیز حرام ہے اس کے مقدمات ودواعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں ان کے سبب کراہت تحریم مانیں تو یہاں ان کے باعث کھلی تحریم رکھی ہے، یہ تیسرا جواب ہے اس شبہہ کا کہ یہ ان سے بھی گئے گزرے، مع ہذا شرع مطہر میں اگرچہ وہ مبتدع جس کی بدعت حد کفر کو نہ پہنچی آخرت میں کفار سے ہلکا رہے گا ان کا عذاب ابدی ہے اور اس کا منقطع اور بعد موت دنیوی احکام میں بھی خفت ہوگی مگر اس کے جیتے جی اس کے ساتھ برتاؤ کافر ذمی کے برتاؤ سے اشد ہے اور اس کی وجہ ذی عقل پر روشن، کافر ذمی سے ہرگز وہ اندیشہ نہیں جو اس دشمن دین مدعی اسلام وخیر خواہ مسلمین سے ہے وہ کھلا دشمن ہے اور یہ مار آستین، اس کی بات کسی جاہل سے جاہل کے دل پر نہ جمے گی کہ سب جانتے ہیں یہ مردود کافر ہے خدا اور رسول کا صریح منکر ہے اور یہ جب قرآن وحدیث ہی کے حیلے سے بہکائے گا تو ضرور اسرع واظہر ہے **والعیاذ باللہ رب العالمین**، امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

ان کانت البدعۃ بحیث یکفر بھا فامرہ اشد من الذمی لانہ لایقر بجزیۃ ولایسامح بعقد ذمۃ وان کان مما لایکفر بہ فامرہ بینہ وبین اللہ اخف من امر الکافر لامحالۃ۔ ولکن الامر فی الانکار علیہ اشد منہ علی الکافر لان شر الکافر غیر متعد	وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کردے تو ایسا کافر بدعتی دارالاسلام میں ذمی کافر سے بدتر ہے کیونکہ وہ جزیہ کا پابند نہیں بنتا اور نہ ہی وہ عقد ذمہ کی پروا کرتا ہے اور اگر بدعت ایسی ہو جس کی وجہ سے بدعتی کو کافر نہیں کہا جاسکتا تو ایسے بدعتی کا معاملہ کافر کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور خفیف ہے لیکن اس کی تردید کا معاملہ کافر کے مقابلہ میں زیادہ اہم ہے کیونکہ کافر کا شر مسلمانوں کے لیے اتنا نقصان دہ

فان المسلمین اعتقد واکفرہ فلایلتفتون الی قولہ اذلایدعی الاسلام واعتقاد الحق اما المبتدع الذی یدعوالی البدعۃ ویزعم ان مایدعو الیہ حق فھو سبب لغو ایۃ الخلق فشرہ متعدفالاستحباب فی اظھار بغضہ ومعاداتہ والانقطاع عنہ وتحقیرہ والتشنیع علیہ بدعتہ وتنفیر الناس عنہ اشد[90]۔	نہیں کیونکہ مسلمان اس کے کافر ہونے کی وجہ سے اس کی بات کو قابل التفات نہیں سمجھتے کیونکہ وہ اسلام اور حق کا مدعی نہیں بنتا لیکن گمراہ بدعتی اپنی بدعت کو حق قرار دے کر لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتا ہے اس لیے وہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کا سبب بنتا ہے لہٰذا اس کا شر زیادہ موثر ہے، ایسے شخص کو برا جاننا اس کی مخالفت کرنا، اس سے قطع تعلق کرنا، اس کی تحقیر کرنا، اس کار د کرنا، اور لوگوں کو اس سے متنفر کرنا زیادہ باعث اجر وثواب ہے۔ (ت)

یہ چوتھا جواب ہے اس شبہ کا الحمد للہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بدمذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع وگناہ ہونا ظاہر ہوگیا، ہاں ہمارے بعض بھائیوں کا بعض متقشف وہابیہ کے فریب سے دھوکا پاکر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام تو ان کے لیے ہیں جو مذہب اہلسنت سے خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں فلاں فلاں وہابی تو سنی ہیں، اس کا جواب اسی قدر بس ہے کہ عزیز بھائیو! دین حق کے فدائیو! دیکھو یہ دام در سبزہ ہیں دھوکے میں نہ آئیو، بھلا وہابی صاحب جو چاہیں بکیں وہاں نہ خوف خدانہ خلق کی حیاء، مگر پیارے سنیو! تم نے یہ کیونکر باور کرلیا کہ بعض وہابی اہلسنت ہیں، عزیزو! کیا یہ اس کہنے سے کچھ زیادہ عجیب تر ہے کہ فلاں رات دن ہے یا فلاں نصرانی، مومن ہے، جب سنیت، وہابیت سے صاف مباین ہے تو ان کا اجتماع کیونکر ممکن ہے، ہاں یوں کہتے تو ایک بات تھی کہ فلاں فلاں لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں وہابی نہیں اہلسنت ہیں، بہت اچھا، چشم ماروشن دل ماشاد، خدا ایسا ہی کرے، اگر واقع اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا ضرر، اور اس فتوی پر اس سے کیا اثر، فتوی میں زید وعمر وکسی کی تعیین نہ تھی، سائل نے وہابی کی نسبت سوال کیا مجیب نے وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی نہیں سنی ہے اس سوال وجواب دونوں سے بری ہے، فتوی کی صحت میں کیا شک پروری ہے، پھر عزیز بھائیو! یہ تنزل جواب اس کے تسلیم ادعا پر مبنی ہے، ابھی امتحان کا مرحلہ باقی ودیدنی ہے، زبان سے کہہ دینا کہ ہم وہابی نہیں گنتی کے لفظ ہیں کچھ بھاری نہیں،

الٓمّٓ ۞ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا	کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اس زبانی کہہ دینے پر

[90] احیاء العلوم کتاب الالفۃ والاخوۃ بیان مراتب الذین یبغضون فی اللہ مکتبہ ومطبعۃ المشھد الحسینی القاہرہ مصر ۱۶۹/۲

وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲ [91]۔ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔	چھوڑدئے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اوران کی آزمائش نہ ہوگی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،اللہ تعالٰی ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے کوئی حرکت اور کوئی قوت اللہ تعالٰی عظیم وبلند کی مشیت کے بغیر نہیں ہے۔(ت)

بہت اچھاجو صاحب مشتبہ الحال وہابیت سے انکار فرمائیں امور ذیل پر دستخط فرماتے جائیں۔

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

(۱)مذہب وہابیہ ضلالت وگمراہی ہے۔

(۲) پیشوایان وہابیہ مثل ابن عبدالوہاب نجدی واسمٰعیل دہلوی ونذیر حسین دہلوی وصدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھٹ بھیے آروی بٹالی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

(۳) تقویۃ الایمان وصراط مستقیم ورسالہ یکروزی وتنویرالعینین تصانیف اسمٰعیل اور ان کے سوا دہلوی و بھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں گمراہیوں اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی بددین کاکام ہے،غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑااٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے سے اجہلوں کو ترک تقلید کااغوا کرنا صریح گمراہی وگمراہ گری ہے۔

(۵)مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھراس کا پیرورہے،کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے،وہ ضرور صراط مستقیم پرہے،اس پر شرعًا الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے تقلید شخصی کو شرک یاحرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔

(٦) متعلقات انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء مثل استعانت وندا وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیا میں نجدی ودہلوی اوران کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور

[91] القرآن الکریم ۲/۲۹

عامہ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انھیں استحقاق عذاب وغضب ہے۔

(۷) زمانہ کو کسی چیز کی تحسین وتقبیح میں کچھ دخل نہیں، امر محمود جب واقع ہو محمود ہے اگرچہ قرون لاحقہ میں ہو، اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے اگرچہ ازمنہ سابقہ میں ہو، بدعت مذمومہ صرف وہ ہے جو سنت ثابتہ کے ردوخلاف پر پیدا کی گئی ہو، جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا اور سول نے منع نہ فرمایا، کسی چیز کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہ ہو تو اسے منع کرنے والا خود حاکم وشارع بننا چاہتا ہے۔

(۸) علمائے حرمین طیبین نے جتنے فتاوے ورسائل مثل **الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ** وغیرہا رد وہابیہ میں تالیف فرمائے سب حق وہدایت ہیں اور ان کا خلاف باطل وضلالت۔

حضرات! یہ جنت سنت کے آٹھ باب ہادی حق وصواب ہیں، جو صاحب بے پھیر پھار بے حیلہ انکار بکشادہ پیشانی ان پر دستخط فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہر گز وہابی نہیں، ورنہ ہر ذی عقل پر روشن ہو جائیگا کہ منکر صاحبوں کا وہابیت سے انکار نرا حیلہ ہی حیلہ تھا، مسمے پر جمنا اور اسم سے رمنا، اس کے کیا معنی۔

منکر می بودن ودر رنگ مستان زیستن

(منکر ہونا اور مستیوں کے رنگ میں جینا۔ت)

وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ﴿۲۱۳﴾[92] (اللہ تعالٰی جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ت)

الحمد للہ کہ یہ مختصر بیان تصدیق مظہر حق وتحقیق اوائل عشرہ اخیرہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف سے چند جلسوں میں بدرسائے تمام اور بلحاظ تاریخ "**ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار**" نام ہوا، **وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین**۔

---

[92] القرآن الکریم ۲/ ۲۱۳